دسویں فصل

جھاڑ پھونک اور تعویذ گنڈے

① - جھاڑ پھونک (رُقیہ):

اس سے مراد وہ دَم ہے جسے پڑھ کر کسی آفت زدہ شخص پر پھونکا جاتا ہے جیسے بخار، مرگی اور اس کے علاوہ دیگر بیماریوں کے مریض۔ اسے منتر بھی کہا جاتا ہے، اس کی دو قسمیں ہیں:

پہلی قسم: جو شرک سے خالی ہو، بایں طور کہ مریض پر قرآن کی کچھ آیتیں پڑھی جائیں، یا اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات کے ذریعہ اس کو پناہ میں دیا جائے (اس کے لیے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگی جائے)۔ یہ قسم جائز ہے، اس لیے کہ خود نبی ﷺ نے دم کیا ہے، اس کا حکم دیا ہے اور اسے جائز قرار دیا ہے۔

عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم جاہلیت میں جھاڑ پھونک کیا کرتے تھے۔ لہٰذا ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((اِعْرِضُوْا عَلَيَّ رُقَاكُمْ ، لَا بَأْسَ بِالرُّقَىٰ مَالَمْ تَكُنْ شِرْكاً)).

اپنی جھاڑ پھونک مجھ پر پیش کرو، جھاڑ پھونک میں کوئی حرج نہیں جب تک کہ اس کے اندر شرک نہ ہو۔ (صحیح مسلم)

علامہ سیوطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: دم (جھاڑ پھونک) کے جائز ہونے پر علماء کا اتفاق ہے، بشرطیکہ اس کے اندر تین شرطیں پائی جائیں:

پہلی شرط: یہ کہ وہ دم (جھاڑ پھونک) اللہ کے کلام یا اس کے اسماء وصفات کے ذریعہ ہو۔

دوسری شرط: یہ کہ وہ عربی زبان میں ہو اور اس کا معنی ومفہوم واضح ہو۔

تیسری شرط: یہ اعتقاد رکھا جائے کہ دم (جھاڑ پھونک) بذاتِ خود موثر (فائدہ مند) نہیں ہے، بلکہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر ہی سے اس کا اثر ظاہر ہوتا ہے۔ (فتح المجید ص ۱۳۵)

دم (جھاڑ پھونک) کی کیفیت یہ ہے کہ اسے پڑھ کر مریض پر پھونکا جائے، یا پانی پر پڑھ کر اسے مریض

کو پلا دیا جائے، جیسا کہ ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں آیا ہے کہ: ''رسول ﷺ نے بطحان سے کچھ مٹی لی، اسے ایک پیالے میں ڈالا، اس پانی پر کچھ پڑھ کر پھونکا اور پھر وہ پانی ان کے اوپر انڈیل دیا''۔

(ابوداود، کتاب الطب حدیث نمبر: 3885)

دوسری قسم: وہ ہے جس میں شرک کی آمیزش ہو، اس سے مراد وہ جھاڑ پھونک ہے جس میں غیر اللہ سے مدد مانگی جاتی ہے، یعنی غیر اللہ سے دعا کرنا، اس سے فریاد طلب کرنا اور اس سے پناہ مانگنا، جیسے جنات کے ناموں، یا فرشتوں، انبیا اور صالحین کے ناموں کے ذریعہ جھاڑ پھونک کرنا۔ یہ غیر اللہ کو پکارنا ہے جو شرک اکبر ہے۔ یا وہ جھاڑ پھونک عربی کے علاوہ کسی اور زبان میں ہو، یا اس طرح ہو جس کا معنی ومفہوم واضح نہ ہو، کیوں کہ اس بات کا اندیشہ ہوتا ہے کہ اس میں شرکیہ یا کفریہ کلمات شامل ہوں اور اس کا علم نہ ہو۔ اس طرح کے جھاڑ پھونک ممنوع و ناجائز ہیں۔

②- تعویذ گنڈے:

اس سے مراد وہ تعویذ ہے جسے نظرِ بد سے بچانے کے لیے بچوں کے گلے میں لٹکایا جاتا ہے اور کبھی کبھار عمر دراز عورتوں اور مردوں پر بھی لٹکایا جاتا ہے۔

تعویذ کی دو قسمیں ہیں:

پہلی قسم:

وہ تعویذ ہے جو قرآن سے ہو، بایں طور کہ اس میں قرآن کی آیتیں، یا اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات لکھے جائیں اور شفا حاصل کرنے کے لیے اسے لٹکایا جائے، اس طرح کے تعویذ لٹکانے کے حکم کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے اور اس بارے میں ان کے دو اقوال ہیں:

پہلا قول: یہ ہے کہ اس طرح کا تعویذ لٹکانا جائز ہے، یہ عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کا قول ہے، اور یہی بظاہر عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی مروی ہے۔ ابوجعفر الباقر اور ایک روایت میں احمد بن حنبل کا بھی یہی قول ہے، ان لوگوں نے تعویذ لٹکانے سے منع والی حدیث کو شرکیہ تعویذ پر محمول کیا ہے۔

دوسرا قول: یہ ہے کہ اس طرح کا تعویذ لٹکانا جائز نہیں ہے، یہ عبداللہ بن مسعود اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کا قول ہے، اور بظاہر یہی حذیفہ، عقبہ بن عامر اور ابن عکیم کا قول بھی ہے، اور یہی قول تابعین کی ایک جماعت کا

بھی ہے،جن میں ابن مسعود کے شاگرد اور ایک روایت کے مطابق امام احمد بھی شامل ہیں،ان کے بہت سے شاگردوں نے اسی قول کو اختیار کیا ہے،اور متاخرین قطعی طور پر اسی بات کے قائل ہیں،ان کی دلیل ابن مسعود کی درج ذیل حدیث ہے:

عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

((إِنَّ الرُّقَىٰ وَالتَّمَائِمَ وَالتِّوَلَةَ شِرْكٌ)) .

بلاشبہ جھاڑ پھونک،تعویذ گنڈے اور تولہ شرک ہے۔**(احمد،ابوداود،ابن ماجہ،حاکم)**

تولہ: یہ ایک جادوئی عمل ہے جس کے بارے میں ان (جادو کرنے اور کروانے والوں) کا یہ گمان ہوتا ہے کہ اس کی وجہ سے بیوی' شوہر کی نظر میں محبوب بن جاتی ہے اور شوہر' بیوی کی نظر میں محبوب ہو جاتا ہے۔

درج ذیل تین وجوہات کی بنا پر یہ دوسرا قول ہی صحیح ہے:

اول: تعویذات لٹکانے سے عمومی طور پر ممانعت کی گئی ہے،اور اس عموم کو خاص کرنے والی کوئی دلیل موجود نہیں ہے۔

دوم: یہ ممانعت شرک کے ذرائع کا سدِ باب کرنے کے لیے مفید ہے،جبکہ تعویذ لٹکانے کے جواز کا فتویٰ ایسے شرکیہ تعویذات لٹکانے کا سبب بنتا ہے جن کا استعمال جائز نہیں۔

سوم: جب قرآنی آیتوں کو تعویذ بنا کر لٹکایا جاتا ہے تو لٹکانے والا ضرور اس کی بے حرمتی کرتا ہے،کیونکہ وہ تعویذ قضائے حاجت اور استنجا کی حالت میں بھی اس کے پاس ہی رہتا ہے۔(فتح المجید ص ۱۳۶)

دوسری قسم: اس ضمن میں وہ تمام تعویذات آتے ہیں جو قرآن مجید کے علاوہ دوسری چیزوں سے بنائے جاتے ہیں، جیسے منکے،ہڈیاں،سیپیاں، دھاگے، جوتیاں،کیلیں،شیاطین و جنات کے نام اور طلاسم وغیرہ،اس طرح کے تعاویذ سراسر حرام اور شرک ہیں،اس لیے کہ اس طرح کی چیزوں میں اللہ تعالیٰ اور اس کے اسماء وصفات اور قرآنی آیات کے بجائے دیگر چیزوں سے تعلق جوڑا جاتا ہے اور ان کا سہارا لیا جاتا ہے۔ جب کہ حدیث میں وارد ہے:

((مَنْ تَعَلَّقَ شَیْئاً وُکِلَ إِلَیْہِ))

جوشخص کسی چیز سے تعلق جوڑتا (لٹکاتا) ہے وہ اسی کے سپرد کردیا جاتا ہے۔(احمد،ترمذی)

یعنی اللہ تعالیٰ اس کو اسی چیز کے حوالے کردیتا ہے جس سے اس نے تعلق جوڑا ہے، لہٰذا جوشخص اللہ تعالیٰ سے لو لگاتا ہے اور اس پر بھروسہ کرتا ہے، اور اپنے معاملات کو اس کے سپرد کردیتا ہے، ایسے شخص کے لیے اللہ تعالیٰ خود کافی ہوجاتا ہے، ہر دُور کو اس کے قریب اور ہر مشکل کو اس کے لیے آسان بنادیتا ہے۔ اور جوشخص اللہ کے علاوہ دیگر مخلوقات، تعویذ گنڈوں، (ناجائز) دواؤں اور قبروں ومزارات کا سہارا لیتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے انہی چیزوں کے سپرد کردیتا ہے جو اس کے کچھ بھی کام نہیں آسکتے اور نہ اس کے لیے کسی نفع ونقصان کے مالک ہیں، اس طرح وہ اپنا عقیدہ بھی ضائع کردیتا ہے، اس کے رب سے اس کا تعلق بھی ختم ہوجاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کا ساتھ چھوڑ دیتا ہے۔

مسلمان پر واجب ہے کہ وہ ایسی چیزوں سے اپنے عقیدہ کی حفاظت کرے جو اسے فاسد کرنے والی یا اس میں خلل پیدا کرنے والی ہوں۔ لہٰذا وہ ناجائز دوائیں نہ استعمال کرے، اہلِ خرافات اور شعبدہ بازوں کے پاس اپنی بیماریوں کا علاج کرانے کے لیے نہ جائے، اس لیے کہ وہ لوگ اس کے دل اور عقیدہ کو بیمار کردیتے ہیں، اور جو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتا ہے اللہ اس کے لیے کافی ہوتا ہے۔

بعض لوگ ان تعویذوں کو بلاضرورت ہی اپنے اوپر لٹکاتے ہیں، انہیں کوئی ظاہری بیماری لاحق نہیں ہوتی ہے، دراصل وہ وہم کی بیماری میں مبتلا ہوتے ہیں، یعنی انہیں نظرِ بد اور حسد کا خوف لاحق ہوتا ہے، اسی طرح کچھ لوگ اپنی گاڑی، یا جانور، یا گھر کے دروازے یا دوکان پر یہ تعویذ لٹکاتے ہیں۔ یہ سب عقیدہ کی کمزوری اور اللہ تعالیٰ پر توکل کی کمزوری کی وجہ سے ہے، اور عقیدہ کی کمزوری ہی دراصل وہ حقیقی بیماری ہے جس کا توحید اور صحیح عقیدہ کی معرفت کے ذریعہ علاج کرنا بے حد ضروری ہے۔

(مترجم: **عطاء الرحمٰن ضیاء اللہ**)*

*atazia75@hotmail.com